روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 20 ستمبر 2006ء 26 شعبان 1427 ہجری 20 تبوک 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 212

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسانی فطرت کی حقیقت

ایسا ہی ایک علم کا ذریعہ انسانی کانشنس بھی ہے۔ جس کا نام خدا کی کتاب میں انسانی فطرت رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

............یعنی خدا کی فطرت جس پر لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔ اور وہ نقش فطرت کیا ہے؟ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک، خالق الکل، مرنے اور پیدا ہونے سے پاک سمجھنا۔ اور ہم کانشنس کو علم الیقین کے مرتبہ پر اس لئے کہتے ہیں کہ گو بظاہر اس میں ایک علم سے دوسرے علم کی طرف انتقال نہیں پایا جاتا جیسا کہ دھوئیں کے علم سے آگ کے علم کا ہر طرف انتقال پایا جاتا ہے۔ لیکن ایک قسم کے باریک انتقال سے یہ مرتبہ خالی نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز میں خدا نے ایک نامعلوم خاصیت رکھی ہے۔ جو بیان یا تقریر میں نہیں آسکتی۔ لیکن اس چیز پر نظر ڈالنے اور اس کا تصور کرنے سے بلاتوقف اس خاصیت کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے۔ غرض وہ خاصیت اس وجود کو ایسی لازم پڑی ہوتی ہے جیسا کہ آگ کو دھواں لازم ہے۔ مثلاً جب ہم خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف توجہ کرتے ہیں کہ کیسی ہونی چاہئے آیا خدا ایسا ہونا چاہئے کہ ہماری طرح پیدا ہو اور ہماری طرح دکھ اٹھاوے اور ہماری طرح مرے تو معاً اس تصور سے ہمارا دل دکھتا اور کانشنس کانپتا ہے اور اس قدر جوش دکھلاتا ہے کہ گویا اس خیال کو دھکے دیتا ہے اور بول اٹھتا ہے کہ وہ خدا جس کی طاقتوں پر تمام امیدوں کا مدار ہے۔ وہ تمام نقصانوں سے پاک اور کامل اور قوی چاہئے۔ اور جب ہی خدا کا خیال ہمارے دل میں آتا ہے معاً توحید اور خدا میں دھوئیں اور آگ کی طرح بلکہ اس سے بہت زیادہ ملازمت تامہ کا احساس ہوتا ہے۔ لہٰذا جو علم ہمیں ہمارے کانشنس کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے وہ علم الیقین کے مرتبہ میں داخل ہے۔ لیکن اس پر ایک اور مرتبہ ہے جو عین الیقین کہلاتا ہے۔ اور اس مرتبہ سے اس طور کا علم مراد ہے کہ جب ہمارے یقین اور اس چیز میں جس پر کسی نوع کا یقین کیا گیا ہے، کوئی درمیانی واسطہ نہ ہو۔ مثلاً جب ہم قوت شامہ کے ذریعہ سے ایک خوشبو یا بدبو کو معلوم کرتے ہیں اور یا ہم قوت ذائقہ کے ذریعہ سے شیریں یا نمکین پر اطلاع پاتے ہیں یا قوت حاسہ کے ذریعہ سے گرم یا سرد کو معلوم کرتے ہیں تو یہ تمام معلومات ہمارے عین الیقین کی قسم میں داخل ہیں۔ مگر عالم ثانی کے بارے میں ہمارا علم الٰہیات تب عین الیقین کی حد تک پہنچتا ہے کہ جب خود بلاواسطہ ہم الہام پاویں خدا کی آواز کو اپنے کانوں سے سنیں اور خدا کے صاف اور صحیح کشفوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 434)

غیر متزلزل ایمان

مشہور ہندو لیڈر گاندھی جی نے اخبار Young India میں رسول اللہؐ کے بارے میں لکھا۔

’’کئی بار رسالت پناہؐ نے جان مبارک خطرہ میں ڈالی۔ لیکن آپؐ کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہایت قوی اور غیر متزلزل اور ان مٹ تھا۔ بیشمار مصائب اور بے حد تکالیف پر بھی آپؐ ہشاش بشاس رہتے تھے۔ کیونکہ آپؐ کو یقین تھا کہ خدائے عزوجل آپؐ کا معاون ہے اور آپؐ نیابت حق کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ اگر آنحضرت ﷺ کے متبعین اپنے آقائے محترم کے جذبہ ایثار اور قوت ایمان کا نصف بھی اپنے اندر پیدا کر لیں تو پھر مسلمانوں کی قوت مخالفوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کے مساوی ہو جائے گی۔‘‘

(بحوالہ: برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 32)

یوم تحریک جدید

امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ 13۔ اکتوبر 2006ء کو ’’یوم تحریک جدید‘‘ منانے کا اہتمام فرمائیں اور اس کی رپورٹ سے وکالت دیوان کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

آل پاکستان مقابلہ مضمون نویسی مجلس خدام الاحمدیہ سہ ماہی سوم بعنوان ’’خلافت احمدیہ‘‘ کا نتیجہ یہ ہے:۔

اول: مکرم قیصر محمود صاحب۔ ربوہ
دوم: مکرم مسعود احمد ناصر صاحب۔ رحمان پورہ لاہور
سوم: مکرم فراست احمد راشد صاحب۔ ربوہ
چہارم: مکرم محمد معظم صاحب۔ دارالذکر لاہور
پنجم: مکرم مبین احمد طاہر صاحب۔ ربوہ
ششم: مکرم ڈاکٹر ظہیر احمد صاحب۔ نارووال
ہفتم: مکرم محمد کلیم صاحب۔ وحدت کالونی لاہور
ہشتم: مکرم راجہ بصیر احمد ابصار صاحب۔ ربوہ
نہم: مکرم سعد احمد صاحب۔ دارالفضل فیصل آباد
دہم: مکرم رانا محمد طاہر فاروق صاحب۔ گھسیٹ پورہ فیصل آباد

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم میں ہائی کلاسز کو کیمسٹری اور بیالوجی پڑھانے والے اساتذہ کرام کی ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع اسناد کی نقول بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن تحریر کر کے خاکسار کو 25 ستمبر 2006ء تک بھجوا دیں۔ درخواست صدر صاحب حلقہ/امیر جماعت کی تصدیق شدہ ہو۔

قابلیت:۔ ایم ایس سی/بی ایس سی، ایم ایڈ/بی ایڈ اضافی قابلیت شمار ہوگی۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم سکول)

29واں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے لجنہ اماء اللہ جرمنی کا انتیسواں سالانہ اجتماع 9 تا 11 جون 2006ء منعقد ہوا۔ اس کا آغاز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 60 کی تشریح بیان فرماتے ہوئے اطاعت خلافت اور اطاعت امام کی ضرورت پر زور دیا۔

حضور اقدس ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کے دوران لجنہ اماء اللہ کی اجتماع گاہ خواتین سے پر تھی۔ نماز جمعہ کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ اور پھر ساڑھے چار بجے اجتماع شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد نیشنل صدر صاحبہ نے اردو اور جرمن میں لجنہ اور ناصرات کا عہد دہرایا اور افتتاحی دعا کے بعد مقابلہ جات شروع ہوئے۔ ان کے بعد جرمن نظم کا مقابلہ ہوا۔ جبکہ ناصرات کے حفظ قرآن اور اردو تقریر معیار دوم کے آٹھ مقابلہ جات مارکی میں انجام پائے۔ مقابلہ جات ختم ہونے پر تقسیم انعامات کیلئے حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتظار ہو رہا تھا جوں ہی حضرت بیگم صاحبہ نیشنل صدر صاحبہ کے ساتھ تشریف لائیں تو اس تقریب کا آغاز ہوا اور جو مقابلہ جات ہو چکے تھے ان میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو آپ نے انعامات تقسیم فرمائے اور آخر میں دعا کروائی۔ اسی روز دوران اجتماع حضور انور کے ساتھ نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ لوکل امارات کی صدران اور ریجنل صدران کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں حضور انور نے شعبہ جات میں کام کرنے کے متعلق ہدایات ارشاد فرمائیں۔

دوسرا دن

دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز صبح دس بجے تلاوت ونظم سے ہوا۔ جرمن تقریری مقابلہ ہوا ممبرات نے اچھے انداز میں تقاریر کیں۔ اسی دوران قرآن کریم کے لفظی ترجمہ کا مقابلہ بھی شروع کروایا گیا یہ مقابلہ تحریری پرچہ تھا جو ممبرات کو دے دیا اور وقت مقرر کیا گیا تھا۔ اگلا مقابلہ اردو نظم کا تھا۔

نظموں کا مقابلہ ختم ہوتے ہی اعلانات کا وقفہ ہوا اور اس دوران تقریری مقابلہ فی البدیہہ منعقد ہوا۔ اس کے بعد عربی قصیدہ کا مقابلہ تھا۔ ماشاء اللہ ممبرات نے حفظ کیا ہوا تھا۔ اس روز ناصرات کا حسن قراءت تقریری مقابلہ اردو جرمن اور نظم اردو و جرمن کے تینوں معیار کے گیارہ مقابلہ جات ہوئے۔ معیار اول کا تقریری مقابلہ فی البدیہہ تھا۔

اس کے بعد دوپہر کے کھانے اور نماز کا وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد پروگرام کا دوبارہ آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مارکی میں طالبات کی حضور اقدس ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ کی تیاری شروع ہو گئی اور ناصرات کے باقی مقابلہ جات بڑے ہال میں ہوئے۔ معیار اول کا اردو نظم کا مقابلہ تھا۔ بہت اچھی آوازیں سننے کو ملیں۔ اس مقابلہ کے ختم ہونے پر حضرت سیدہ آپا جان صاحبہ تشریف لائیں اور آج کے مقابلوں میں پوزیشن لینے والی لجنات اور ناصرات میں انعامات تقسیم فرمائے اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جماعتی پروگراموں میں نظم وضبط برقرار رکھنے اور خاموشی اختیار کرنے کی خصوصی نصائح فرمائیں۔ اور حضور ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ کو غور سے سننے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ خدا کرے ہم ان نصائح پر عمل کرنے کی والی ہوں۔ آمین

ٹھیک آٹھ بجے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ طالبات کے ساتھ میٹنگ کیلئے مارکی میں تشریف لائے۔ تلاوت قران کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد حضور انور نے مختصر خطاب فرماتے ہوئے طالبات کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم تمام دنیاوی تعلیم پر حاوی ہے اور آپ نے دنیاوی تعلیم کو دینی تعلیم کے مطابق استعمال کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بچیوں کو عبادات ادا کرنے اور پردہ کی اہمیت اپنے تقدس اور حرمت کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ طالبات کو ازراہ شفقت سوالات کی اجازت دی گئی۔ جس پر بہت سی طالبات نے مختلف سوال کئے تو حضور انور نے جوابات سے نوازا۔ یہ پروگرام تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا اور اس میں 360 طالبات شامل ہوئیں۔

تیسرا دن

اجتماع کے تیسرے دن کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ پھر محترمہ نیشنل صدر صاحبہ نے خطاب کیا۔ جن کا رواں جرمن ترجمہ محترمہ یاسمین مالک صاحبہ نے کیا اس کے بعد نیشنل جنرل سیکرٹری محترمہ ناہیدہ حق صاحبہ نے سالانہ رپورٹ اکتوبر 2005ء تا مئی 2006ء پڑھی۔ اور اس سلسلہ میں مختلف اعداد وشمار پیش کئے۔ اس کے بعد اجتماع گاہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ کی آمد کیلئے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ یہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی بے حد خوش قسمتی تھی کہ حضور اقدس ایدہ اللہ لجنہ کے اجتماع گاہ میں خطاب کیلئے تشریف لانے والے تھے۔ ناصرات اسٹیج کے ساتھ ہی سفید یونیفارم اور اپنے اپنے ریجن کے رنگوں کے دوپٹے لئے منظّم طریق سے بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہال آخر تک کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف سٹیج سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ تو ساتھ ساتھ صل علیٰ کا ورد ہو رہا تھا ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور تشریف لائے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کیا۔ لجنہ اور ناصرات ہمہ تن گوش تھیں اور اپنے پیارے آقا کو سامنے پا کر ہر چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت وترجمہ اور نظم سے کیا گیا۔ اس کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب شروع ہوا پورے ہال میں ایک سکوت طاری تھا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا لجنہ اماء اللہ جرمنی کے نیشنل اجتماع سے پہلا خطاب تھا حضور انور نے فرمایا کہ ”حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ذیلی تنظیمیں بنا کر جماعت پر بہت بڑا احسان کیا۔ احمدی خواتین کی علمی، روحانی اور جسمانی ترقی کیلئے لجنہ کی تنظیم قائم فرمائی۔ احمدی عورت کو وہ مواقع میسر فرمائے جہاں وہ اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکیں اور اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دین کی خدمت کیلئے کوشاں رہیں“ آپ نے حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز پر زور دیا۔ صحابیات رسول ﷺ کی عبادات کے واقعات اور پھر حضرت اماں جان کی نمازوں کی پابندی اور دوسروں کو نمازوں کی پابندی کرانے کی تڑپ کا بھی ذکر فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی کرنے کیلئے جماعت میں شامل ہوئی ہیں۔ نماز ہی سب برائیوں سے بچا سکتی ہے آپ نے اگر اپنے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت ڈال دی۔ نماز کی عادت ڈال دی تو پھر اولاد کو بگڑنے سے بچا سکتے ہیں ماں باپ دونوں کو دعائیں کرنی چاہئیں۔ ماں باپ کو بچوں کیلئے عملی نمونہ پیش کرنا ہوگا۔ اس مغربی معاشرہ سے متاثر نہ ہوں بچیوں کو لغویات سے بچائیں۔ گندی فلموں انٹرنیٹ اور ٹیلی فون کا غلط استعمال مزید برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور یہ سب گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ فیشن اور پردہ کا فرق بیان کیا۔ پردہ کے نام پر تنگ کوٹ بے حیائی کی طرف لے جاتا ہے۔ دین میں حیاء ہے۔ حیاء اور حجاب کا خیال رکھیں۔ حدود میں رہتے ہوئے فیشن منع نہیں۔ مگر جماعت کے تقدس کا خیال رہے۔ بازاروں اور غیر مردوں کے لئے فیشن نہ کریں۔ بچیوں کے دلوں میں شروع سے حیاء پیدا کریں۔ تاکہ احمدی بچی اور دوسروں میں نمایاں فرق نظر آئے۔ قرآن سے پردہ کے متعلق سمجھیں اور عمل کریں۔ اپنے عہد کو پورا کرنے والی بنیں۔ اپنے سنٹروں میں اپنی بچیوں کیلئے اچھے پروگرام بنائیں۔ آخر میں آپ نے امور طلباء اور احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے بارے میں بھی وضاحت فرمائی۔ حضور انور کا خطاب دو بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ خدا تعالیٰ ہمیں حضور کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ اجتماع ہمارے علمی اور روحانی معیار کو بڑھانے والا ہو۔ آمین

اس سالانہ اجتماع کی کل حاضری 9409 تھی اجتماع کے انتظامات کیلئے 40 شعبہ جات قائم کئے گئے۔ ان شعبہ جات کی نگرانی کیلئے منتظمہ اعلیٰ اجتماع گاہ کے ہمراہ پانچ نائبات نے کام کیا۔ جبکہ ہر شعبہ کیلئے ایک ناظمہ کے ساتھ نائبات اور معاونات مقرر کی گئیں۔ تمام شعبہ جات نے مل جل کر خدمات انجام دیں اور یہ روحانی برکتوں والا اجتماع بخیر وخوبی ختم ہوا۔

(ماہنامہ خدیجہ جرمنی جولائی 2006ء)

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے

قرارداد تعزیت بروفات

محترم مولانا جلال الدین قمر صاحب

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا یہ اجلاس مکرم ومحترم مولانا جلال الدین قمر صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔

آپ ایک عرصہ سے صاحب فراش رہنے کے بعد مورخہ 24۔ اگست 2006ء کو ساڑھے چار بجے شام فضل عمر ہسپتال ربوہ میں (بعمر 83 برس) وفات پا گئے۔

مولانا جلال الدین قمر صاحب سلسلہ احمدیہ کے نامور مربی متعدد زبانوں کے ماہر اور قدیمی خادم سلسلہ تھے۔ آپ 5 مئی 1923ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مکرم علم الدین صاحب تھا آپ نے مارچ 1946ء میں زندگی وقف کر کے جماعت کیلئے عملی اور علمی خدمات کا آغاز کیا۔ آپ کو 1947ء سے 1983ء تک متعدد ملکوں ٹانگانیکا (اب تنزانیہ، یوگنڈا، کینیا) اور فلسطین میں بحیثیت مربی سلسلہ خدمت کا موقع ملا۔ میدان عمل سے واپسی پر جامعہ احمدیہ ربوہ میں علوم عربیہ وحدیث کی تدریس کے فرائض قریباً گیارہ سال تک سرانجام دیئے۔ آپ کا انداز تدریس نہایت مؤثر اور مفید تھا۔ آپ کے شاگردوں کو پاکستان اور بیرون پاکستان خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ اپنے شاگردوں سے محبت اور احترام کا سلوک کرتے تھے۔

مولانا جلال الدین قمر صاحب ایک عالم باعمل، دعا گو، محنتی خادم سلسلہ تھے۔ خلافت احمدیہ سے فدائیت کا تعلق تھا۔ پنجابی اردو اور عربی کے علاوہ سواحیلی، لوگنڈا اور عبرانی میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ کو یوگنڈا کی زبان لوگنڈا میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ عربی زبان سے آپ کو خاص شغف اور دلچسپی تھی۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے جملہ اراکین صدمے کی اس گھڑی میں مکرم ومحترم مولانا جلال الدین قمر صاحب مرحوم کی اہلیہ اور آپ کے ربیب محمد مسلم نبیل سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے جملہ لواحقین کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

مرزا خورشید احمد

صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر الفضل برائے توسیع اشاعت، چندہ جات، بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مرتبہ: فخر الحق شمس صاحب

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی سیرت کے چند پہلو

ادارہ الفضل نے حضرت مرزا عبدالحق صاحب کا دسمبر 2002ء میں انٹرویو کیا تھا جو الفضل 23 تا 25 جنوری 2002ء تین قسطوں میں شائع ہوا۔ اس انٹرویو کی روشنی میں حضرت مرزا صاحب کی سیرت کی چند جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں۔

ابتدائی حالات

حضرت مرزا عبدالحق صاحب جنوری 1900ء میں اپنے آبائی وطن جالندھر میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد اپنے بڑے بھائی بابو عبدالرحمٰن صاحب کے پاس شملہ میں رہے۔ آپ کے چچا اور بھائی کو اللہ تعالیٰ نے احمدی ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے 1916ء میں ایک خط کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم کے مطابق 2 جنوری 1926ء کو آپ نے گورداسپور میں وکالت کی پریکٹس شروع کردی۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو خدا تعالیٰ نے فہم قرآن اور تحقیق و تدقیق کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر خطابات، تقاریر، مضامین، تحقیقی کتب وغیرہ آپ کی محنت کا نچوڑ ہیں۔

قرآن سے والہانہ عشق

قرآن کریم سے آپ کو والہانہ عشق تھا۔ دور طالبعلمی سے ہی قرآن کریم کی بعض آیات کو لکھ کر اپنے کمرے میں لٹکا لیتے۔ ایک روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آپ کے کمرے میں تشریف لائے تو قرآنی آیات دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ 1921ء میں بی اے کرنے کے بعد آپ نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا اور ایک مہینہ میں 15 پارے حفظ کر لئے۔ اس کے بعد آپ کی توجہ تفسیر کی طرف ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دس سالوں میں اوسطاً چار گھنٹے روزانہ وقت دے کر قرآن کریم کی تفسیر جمع کی اور الفاظ کے معانی لغتوں سے نوٹ کئے اور یہ سب کچھ آپ نے 40 سال کی عمر سے پہلے ہی مکمل کر لیا تھا۔

1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد کے مطابق آپ نے ویسٹ کرائیڈن میں رمضان المبارک کے دوران درس قرآن کریم دیا اور حضور انور کے ارشاد کے مطابق ایم ٹی اے کے لئے 9 پاروں کا درس ریکارڈ کروایا۔ آپ نے سرگودھا میں قرآن کریم کی کلاس ہمیشہ جاری رکھی اور ایک وقت میں 5 سے 10 طلباء کو تمام قرآن کریم ترجمے کے ساتھ اور کسی قدر تفصیل اور گرائمر کے ساتھ پڑھاتے رہے۔

حضرت مسیح موعود سے عشق

آپ نے حضرت مسیح موعود کی تمام کتب کو بشمول عربی کتب اور آپ کے جملہ ملفوظات جو اخبار الحکم اور بدر میں چھپتے تھے جمع کیا اور پڑھا۔ حضور کا کوئی ایک لفظ جو آپ کی زندگی میں کہیں شائع ہوا آپ کی نظر سے اوجھل نہ رہا۔ عربی کتب کے مشکل الفاظ کو بھی پورے طور پر حل کیا۔

وکالت کے آغاز سے ہی آپ کا یہ معمول تھا کہ ہفتہ کو قادیان چلے جاتے اور چھٹیوں کا اکثر حصہ قادیان میں ہی گزرتا۔

حضرت مصلح موعود سے محبت کا تعلق

آپ کو بیعت کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ بہت سے مواقع پر رہنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ متعدد سفر ساتھ کئے۔ 1927ء میں ڈلہوزی میں حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ پندرہ بیس دن گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور کے ساتھ چائے اور کھانا تناول فرماتے اور سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ حضور جہاں بھی سفر پر جاتے آپ وہاں پہنچ جاتے۔ آپ کا ایک بستر بندھا ہوا پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں رکھا ہوتا تھا۔ جب حضرت صاحب سفر پر تشریف لے جاتے تو آپ کا بستر بھی ساتھ چلا جاتا اور آپ اطلاع ملنے پر گورداسپور سے وہاں پہنچ جاتے۔ اس طرح آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بار بار حاضر ہونے کا موقع ملتا رہا۔

قیام پاکستان کے بعد سرگودھا آئے ہوئے حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اچانک سرگودھا تشریف لے آئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس لئے آیا ہوں تا کہ دیکھ سکوں کہ آپ کی رہائش کا کام صحیح ہو گیا ہے یا نہیں۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ عقیدت و محبت کا ایسا گہرا تعلق تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کے بعد آپ کو خواب میں ہر ہفتے زیارت ہوتی رہی اور یہ سلسلہ آخر تک جاری رہا۔

حضرت خلیفہ ثالث سے عقیدت

حضرت مصلح موعود کی وفات کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے آپ کے ربوہ پہنچنے پر خاص طور پر آپ کو حضرت مصلح موعود کا چہرہ مبارک دکھایا۔ خلافت ثالثہ کی مجلس انتخاب میں آپ نے بطور صوبائی امیر شرکت کی۔ حضرت خلیفہ ثانی کے ساتھ تو آغاز جوانی سے ہی گہرا تعلق تھا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ بھی آپ کے بہت گہرے تعلقات تھے۔ ان تعلقات اور مراسم کا سلسلہ خلافت سے پہلے کا ہے۔ حضرت خلیفہ ثالث خلافت کے بعد کئی مرتبہ سرگودھا تشریف لائے۔

جماعت احمدیہ کی مجالس شوریٰ میں شرکت کا ایک منفرد اعزاز بھی صرف آپ کے حصہ میں ہی آیا۔ یعنی آپ جماعت کی پہلی مجلس مشاورت 1922ء میں شریک تھے اور تادم آخر ایک دو سال (بوجہ بیماری) کے علاوہ تمام مجالس مشاورت میں شرکت کی توفیق پائی۔

تاریخی جماعتی خدمات

1926ء میں آپ گورداسپور کے امیر مقرر ہوئے اور قیام پاکستان تک امیر رہے۔ 1948ء میں سرگودھا آمد پر سرگودھا کے امیر چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ سول جج (بعد میں سیشن جج) تھے۔ دو ماہ بعد ہی ان کا تبادلہ ہو گیا اور تب سے وفات تک آپ سرگودھا کے امیر رہے۔ 1951ء میں امارت صوبائی قائم ہوئی تو آپ صوبائی امیر پنجاب مقرر ہوئے اور صوبائی امارت کے اختتام 1998ء تک آپ امیر صوبائی رہے۔ آپ پہلے قادیان اور پھر ربوہ میں 50 سال تک صدر انجمن احمدیہ کے ممبر رہے۔ 35 سال تک صدر قضاء بورڈ رہے۔ 44 سال تک جماعت کی فنانس کمیٹی کے ممبر رہے۔ دو سال تک صدر وقف جدید رہے۔ تدوین فقہ کمیٹی کے صدر رہے۔ زکوٰۃ کمیٹی اور انٹرنیشنل رشتہ ناطہ کمیٹی کے صدر رہے۔ 1952ء میں مجلس افتاء کے ممبر مقرر ہوئے۔ 1969ء تا 1975ء اور پھر 1993ء تا وفات اس کے صدر رہے۔

آپ کو جلسہ ہائے سالانہ میں باقاعدگی سے نہ صرف شمولیت بلکہ ان میں تقاریر اور صدارت کا بھی اعزاز حاصل رہا۔

ذاتی کتب خانہ

علم اور کتاب کے ساتھ آپ کا گہرا دوستانہ اور پرانا تعلق رہا۔ ذاتی کتب کی خرید آپ کا شروع سے ہی شوق تھا۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کا ایک کمرہ ذاتی لائبریری پر مشتمل ہے جس میں 10،9 بڑی الماریاں نادر اور قیمتی کتب سے بھری ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سا علمی خزانہ اور اخبارات و رسائل آپ خلافت لائبریری ربوہ کو عطیہ کے طور پر دے چکے ہیں۔ آپ کے کتب خانہ میں تفسیر، حدیث، تاریخ، بزرگان سلف کی کتب اور سلسلہ عالیہ کی تقریباً تمام کتب موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ کہ آپ کے پاس اخبار الحکم، بدر قادیان، الفضل قادیان و ربوہ، ریویو آف ریلیجنز، تشحیذ الاذہان، خالد اور الفرقان کا مکمل ریکارڈ مجلد صورت میں موجود تھا جو آپ نے خلافت لائبریری ربوہ کو دے دیا۔ حضرت مسیح موعود کی طبع اول کی بیشتر کتب بھی آپ نے خلافت لائبریری کو دے دیں۔

قیام پاکستان کے بعد کے حالات

قیام پاکستان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو قادیان سے لاہور آخری قافلے میں آنے کی اجازت دی۔ آپ کو لاہور میں ٹیمپل روڈ پر ایک کوٹھی الاٹ کر دی گئی۔ سرگودھا آئے تو یہاں ملنے والی کوٹھی کا آپ نے سارا سامان واپس کر دیا۔ آپ نے 2 جنوری 1948ء کو سرگودھا میں بطور سرکاری وکیل چارج لیا تھا۔

سرگودھا میں قیام کی پہلی گرمیاں اور روزے آپ نے اس طرح گزارے کہ فرش پر ریت بچھا کر اس کے اوپر پانی چھڑک دیا، اس کے اوپر چارپائیاں بچھالیں اور ان چارپائیوں پر ہاتھ میں پنکھا پکڑ کر گزارا کیا۔

حضرت مرزا صاحب آغاز سے ہی اولڈ سول لائن سرگودھا میں رہائش پذیر رہے۔ 13 کنال رقبہ میں چار کوٹھیاں بنائیں۔ ان میں سے پہلی کوٹھی آپ کی بڑی صاحبزادی محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ، دوسری کوٹھی آپ کی بیٹی محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ کی ہے۔ تیسری کوٹھی آپ کے صاحبزادے محترم مرزا سعید احمد صاحب کی ہے اور چوتھی کوٹھی میں آپ خود رہائش پذیر تھے۔ آپ وہاں ایسے رنگ میں رہتے تھے کہ جب چاہتے بچے ساتھ ہوتے اور جب چاہتے الگ رہتے۔ آپ نے اپنی کوٹھی میں ایک بیت الذکر جس کا نام بیت المبارک ہے بھی تعمیر کروائی۔ جہاں آپ کے بچے اور قریبی حلقہ کے احمدی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب پاکستان بھر میں ایک بلند پایہ ماہر قانون سمجھے جاتے تھے۔ 1980ء میں پاکستان کے سربراہ مملکت جنرل ضیاء الحق نے انہیں اقلیتوں کے لئے صدارتی مشیر مقرر کرنا چاہا اور کمشنر کی معرفت جنرل ضیاء کا یہ پیغام آپ تک پہنچا۔ آپ نے اس عہدہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو دنیا کا ایک بڑا حصہ دیکھنے کا موقع میسر آیا مثلاً امریکہ کی مختلف ریاستیں، کینیڈا، انگلستان، بیلجیئم، ہالینڈ، جرمنی، سپین، فرانس، سوئٹزرلینڈ، ناروے، سویڈن، مصر وغیرہ۔

افضال الٰہی کا تذکرہ

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے افضال الٰہی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ جب میری عمر 40 سال کی ہوئی تو میں نے سوچا کہ اب تو میں بڑھاپے میں داخل ہو جاؤں گا اور میں کچھ بھی جمع نہیں کر سکا۔ بلکہ سارا خرچ کر دیتا رہا ہوں۔ پھر میں نے یہ دعا کرنی شروع

(باقی صفحہ 4 پر)

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کا مقام

حضرت مسیح موعودؑ نظام وصیت قائم فرماتے وقت تحریر فرماتے ہیں:۔

"پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں........ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی........

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم۔ تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے۔ اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العٰلمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا۔"

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 316)

اس کے آگے حضور نے وہ شرطیں بیان فرمائی ہیں جو بطور خلاصہ یہ ہیں:۔

(1) جو اس میں دفن ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے قبرستان کی توسیع اور اس کے خوشنما رکھنے کے لئے جو مصارف درکار ہیں ان میں حصہ لے۔ اس کا نام چندہ شرط اول ہے۔

(2) اپنے ترکہ کے کم از کم دسویں اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کے دینے کے لئے وصیت کرے یہ روپیہ اشاعت (دین) اور (دعوت) احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور یہ آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور........ کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت کے ترقی دی جائے۔

(3) اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔

(ملخص از رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 318)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے خدائی برکتوں سے بھرے ہوئے اور پرتاثیر کلام میں نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کے لئے کچھ باتیں تو وہ بیان فرمائی ہیں جن کا انہیں اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے لازمی طور پر پابند ہونا ہوگا۔ اور کچھ باتوں کے لئے حضور نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں نہایت عاجزی سے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس مقبرہ میں دفن ہونے والوں میں پیدا فرمائے۔ وضاحت کے لئے میں ان دونوں کو الگ الگ طور پر ایک ایک کرکے درج کرتا ہوں تا کہ وہ اچھی طرح سے ذہن نشین ہو سکیں۔

حضور نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے جو باتیں پابندی کے لئے بطور شرط رکھی ہیں وہ یہ ہیں:۔

(1) اس قبرستان کی توسیع اور اس کو خوشنما رکھنے کے لئے اپنی حیثیت کے........ مطابق چندہ دیں جو صرف ایک مرتبہ ہی وصیت کرتے وقت دیا جائے گا۔

(2) اشاعت (دین) اور (دعوت) احکام قرآن کے لئے اپنے ترکہ کے کم از کم دسویں حصہ کی وصیت کریں۔

(3) وصیت کرنے والے تقویٰ اختیار کریں۔

(4) محرمات سے پرہیز کریں۔

(5) کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کریں۔

(6) سچے اور صاف........ بنیں۔

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے حضور نے دعا یہ کی کہ وہ۔

(1) پاک دل ہو۔

(2) درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔

(3) دنیا کی محبت چھوڑ دینے والے ہوں۔

(4) خدا کے لئے ہو گئے ہوں۔

(5) اپنے اندر پاک تبدیلی کرنے والے ہوں۔

(6) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلانے والے ہوں۔

(7) فی الواقع خدا کے ہو چکے ہوں۔

(8) دنیا کے اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہ ہو۔

(9) خدا کے فرستادہ پر سچا ایمان رکھنے والے ہوں۔

(10) کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر رکھنے والے نہ ہوں۔

(11) جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لانے والے ہوں۔

(12) خدا کے لئے اور اس کی راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہوں۔

(13) ایسے ہوں کہ خدا ان سے راضی ہو۔

(14) بکلی خدا کی محبت میں کھوئے گئے ہوں۔

(15) خدا کے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہوں۔

سو وصیت کرنے والے دیکھیں کہ خدا کے مامور نے ان کے لئے کتنا بڑا مقام تجویز کیا ہے وہ ان باتوں پر بھی اچھی طرح سے غور کریں جو ان کے لئے بطور شرط رکھی گئی ہیں اور ان باتوں کو بھی ایک ایک کر کے دیکھیں جن کے لئے اس فرستادہ نے تین بار دعا کی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان وصیت کرنے والوں اور اس مقبرہ میں دفن ہونے والوں میں پیدا کرے۔ یہ درحقیقت ان کو اولیاء اللہ کے مقام پر لاکر کھڑا کرنا ہے۔ اس سے کمتر ہرگز نہیں۔ وہ جو فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور ان کے کاروبار میں دنیا کی ملونی نہیں رہتی۔ اور وہ اپنا جان و مال خدا کے لئے فدا کر دیتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں کھو جاتے ہیں۔ وہ بجز اولیاء اللہ کے اور کون ہیں۔

لیکن اگر ان باتوں میں کمی ہے۔ اگر مال و دولت خدا کے لئے دیتے وقت انقباض ہے اور خوشی محسوس نہیں ہوتی۔ اگر خدا کے خوف سے اور ڈرتے ڈرتے دن اور رات بسر نہیں ہوتے۔ اگر ہر قسم کی بدی سے پرہیز نہیں اگر شرک اور بدعت کو کاموں میں دخل ہے اور اگر کامل سچائی دل میں داخل نہیں ہوئی اور خدا کی محبت نے بے خود نہیں کر دیا تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان پاکبازوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہیں۔ جن کے لئے اللہ تعالیٰ کے مامور نے اس نظام وصیت کو قائم فرمایا ہے۔

خدا تعالیٰ کی برکتوں سے حصہ لینے اور اس کی آغوش محبت میں آ جانے کے لئے بہت کچھ چھوڑنا پڑتا ہے اور بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ قربانی ہی قرب کا مقام دیتی ہے۔ اور جنون ہی محبت کو کھینچتا ہے۔ نظام وصیت کا مغز یہی دو چیزیں ہیں۔ ان کے بغیر نظام وصیت میں داخل ہونا لاحاصل ہے۔

اے ہمارے غفور رحیم خدا تو ہماری کمزوریوں کو دور فرما اور ہمارے گناہوں کو بخش۔ تو اپنے فضل و کرم سے ہمیں ایسی نیکیوں کی توفیق عطا فرما۔ جن سے تو بہت ہی راضی ہو جائے اے ہمارے خدا تو ہمیں اپنے پیارے مسیح موعود کی دعاؤں کا مصداق بنا اور ہمارے ذریعے سے اپنے حسن اور احسان کو ظاہر فرماتا دنیا تیرے قدموں کی طرف کھنچی آئے اور شیطان سے نجات پائے۔

(روزنامہ الفضل 24 مارچ 1963ء)

(بقیہ صفحہ 3)

کی کہ یا اللہ اس وقت تک تو تُو نے بڑا فضل کئے رکھا ہے اور زندگی میں بڑی آسانی رہی ہے اور تو نے مجھے مالی طور پر کبھی محتاج نہیں ہونے دیا۔ اب آئندہ بھی فضل ہو تو بات بنے گی ورنہ نہیں۔ اس دعا کے بعد مجھے خواب میں بتایا گیا کہ میں اس سے زیادہ تیری حفاظت کروں گا۔ جو اس سے پہلے تھی۔ اس کے بعد نہ میں کبھی غیر معمولی بیمار ہوا۔ نہ مجھے کبھی مالی تکلیف ہوئی یعنی مجھے آج تک ایک پیسے کی بھی تکلیف یا تنگی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ بچوں پر بھی خرچ کرتا ہوں، بچوں سے لیتا کبھی کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ میری ساری ضرورتیں پوری ہو گئیں۔ بہت آسانی سے یہ سارا سلسلہ چل رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ میں آپ کے نقش قدم پر چلنے والے کثرت سے پیدا کرتا چلا جائے۔

"دی پرنس"

1513ء میں اٹلی کے مشہور مورخ، سیاستدان اور سفارتکار "نکولو میکیاولی" نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "دی پرنس" تحریر کی۔ تاہم یہ پہلی مرتبہ 1532ء میں شائع ہوئی جب میکیاولی کے انتقال کو بھی 5 برس گزر چکے تھے۔ "The Prince" میں میکیاولی نے مثالی اور کامیاب حکمرانی کا تصور پیش کیا ہے۔ وہ خود مختار اور مطلق العنان ملوکیت کا حامل تھا۔ اس کا خیال تھا کہ سیاست میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے جھوٹ، فریب، مکاری اور جبر و تشدد سے کام لینے میں کوئی مضائقہ نہیں اور مقصد کے حصول کے لئے جو ذرائع بھی اختیار کئے جائیں درست ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تقریباً تمام ڈکٹیٹر اس کتاب کے مداح رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کی ایک بین الاقوامی رفاہی تنظیم

ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First)

www.humanityfirst.org.uk

بلا تمیز مذہب و ملت دکھی انسانیت کی خدمت میں سرگرم عمل

احمد مستنصر قمر صاحب

ہیومینیٹی فرسٹ کا مشن دنیا کے غریب ممالک میں مصیبت زدہ اور معاشرتی لحاظ سے پسماندہ لوگوں کی خدمت کرنا ہے۔ اس کے مقاصد میں قدرتی آفات اور معاشرتی مسائل کی زد میں آنے والے لوگوں کی مصیبت کو دور کرنا، باہمی رواداری اور عزت نفس کے اصول پر امن و آشتی کو فروغ دینا اور لوگوں میں اپنی مدد آپ کرنے کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔ یہ کام دنیا بھر سے اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والے رضا کاروں کی مدد سے انجام پاتا ہے۔

گزشتہ ایک سال کے عرصے میں دنیا کے مختلف حصوں میں قدرتی آفات کی وجہ سے بے شمار نقصان ہوا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ پچھلے ایک دو سال کے دوران چند بڑے واقعات میں امریکہ کا سمندری طوفان، بحیرہ عرب میں آنے والا سونامی کا زلزلہ اور پاکستان میں آنے والا زلزلہ شامل تھے۔ انفرادی طور پر تباہی کے لحاظ سے سونامی اور پاکستان میں آنے والا 8 اکتوبر 2005ء کا زلزلہ بہت بڑی آفات کے طور پر شمار کی گئی ہیں۔ ہر دو آفات میں مصیبت زدگان کی فوری امداد کی خاطر ہیومینیٹی فرسٹ نے انڈونیشیا، بھارت، سری لنکا اور پاکستان میں ضروری سٹاف اور سامان مہیا کیا۔ امدادی سامان میں فوری ضرورت کے سامان کے طور پر کمبل، خوراک، ٹینٹ، کپڑے اور عارضی رہائش گاہوں کا سامان شامل تھا۔ جبکہ رضا کار ڈاکٹرز کی مختلف ممالک سے آنے والی ٹیموں نے اور دیگر رضا کار افراد نے دیگر انتظامات کو تکمیل تک پہنچانے میں خدمت کی توفیق پائی۔ خدمت خلق کے اس عظیم کام کے سلسلے میں حکومت پاکستان کی اپیل پر ہیومینیٹی فرسٹ نے پاکستان کے دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں بنی نوع انسان کی خدمت کی۔ اسی طرح پچھلے سال کے دوران مغربی افریقہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت سرانجام دیئے جانے والے مستقل نوعیت کے منصوبوں میں نمایاں پیش رفت ہوئی۔ ان میں گیمبیا میں بنجول (Banjul) کے مقام پر تعمیر ہونے والا سینئر سیکنڈری سکول ہے جہاں 160 طلباء نے باقاعدہ پڑھائی کا آغاز بھی کر دیا ہے۔ اسی طرح گھانا میں کئی نئے آئی ٹی سنٹرز بھی قائم کئے گئے ہیں۔

گزشتہ سالوں میں ہیومینیٹی فرسٹ نے جن بڑے پراجیکٹس پر کام کیا ہے ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں پیش خدمت ہے۔

سونامی 2004ء

دسمبر 2004ء میں جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق بعید کا علاقہ سونامی کے تباہ کن طوفان کا نشانہ بنا۔ جس کے نتیجے میں لاکھوں افراد ہلاک اور بے گھر ہوئے۔ انڈونیشیا کا علاقہ ''بندہ آچے'' زلزلے کے Epicentre کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ برطانیہ میں انڈونیشین ایمبیسی نے سرکاری طور پر ہیومینیٹی فرسٹ کو امداد جمع کرنے اور انڈونیشیا بھجوانے کا کام سپرد کیا۔ چنانچہ ہیومینیٹی فرسٹ نے انڈونیشیا، سری لنکا اور بھارت میں ریلیف سنٹر قائم کئے اور تادم تحریر تعمیر نو کے کئی پراجیکٹس میں امداد دینے کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

قطرینہ اور ریٹا 2005ء

اگست اور ستمبر 2005ء میں امریکہ میں آنے والے ان سمندری طوفانوں نے امریکہ کی گلف کوسٹ (Gulf Coast) کو شدید نقصان پہنچایا۔ یہ امریکہ کی تاریخ میں شدید ترین سمندری طوفان تھے جنہوں نے لوزیانہ، مسی سی پی، فلوریڈا اور ایلا باما کے علاقوں کو شدید متاثر کیا۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے ان حالات میں نہایت سرعت کے ساتھ متاثرہ علاقوں میں پہنچ کر امدادی کاموں کا آغاز کیا اور ہزاروں بے گھر افراد کو ضروری اشیائے خورونوش اور روزمرہ کی دیگر اشیائے ضروریہ بہم پہنچائیں۔

اسی طرح گیانا (جنوبی امریکہ) میں بھی 2005ء کے آغاز میں آنے والے سیلابوں سے لاکھوں لوگ متاثر ہوئے اور تین لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہوئے۔ چنانچہ ان حالات میں ہیومینیٹی فرسٹ نے کئی ایک مقامات پر خوراک اور طبی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے کیمپ لگائے۔ ڈاکٹرز مہیا کئے۔ نیز پانی سے پیدا ہونے والے امراض کے تدارک کے سلسلے میں علاج معالجے کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔

ترکی میں زلزلے سے متاثرہ افراد کی مدد

1999ء میں ترکی میں آنے والے کئی ایک تباہ کن زلزلوں نے بہت تباہی مچائی۔ چنانچہ ان حالات میں ہزاروں افراد کو کئی ماہ تک مسلسل ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات حاصل رہیں۔

ایمرجنسی ریلیف سنٹر گجرات (بھارت)

بھارت کی تاریخ کے تباہ کن زلزلے میں جو کہ صوبہ گجرات میں آیا، ہیومینیٹی فرسٹ کو قابل قدر خدمات کی توفیق ملی۔ گجرات میں ''کھبڑا'' کے علاقے میں زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے ایک ایمرجنسی ریلیف سنٹر بھی قائم کیا گیا۔ علاوہ ازیں تباہی سے متاثرہ دیہاتی علاقوں میں خصوصیت کے ساتھ تازہ کھانا، خشک خوراک، طبی امداد اور عارضی گھر مہیا کئے گئے۔

معاشرتی مسائل کے حل کے لئے خدمات

سیرالیون کی خانہ جنگی

براعظم افریقہ کے ملک سیرالیون میں 1991ء میں شروع ہونے والی خانہ جنگی، جو کئی سال جاری رہی، نے ملک کی آدھی آبادی کو یا تو اندرونی طور پر دوسری جگہوں پر منتقل ہونے یا ہمسایہ ممالک میں ہجرت کر جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے ان حالات میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ طبی سہولیات مہیا کیں۔ کئی ٹن امدادی سامان برطانیہ سے سیرالیون بھجوایا۔ رضا کار ڈاکٹروں کی ٹیموں نے خدمات سرانجام دیں۔ سینکڑوں ایسے لوگوں کو مصنوعی اعضاء فراہم کئے گئے جو خانہ جنگی کے دوران ٹانگ یا ہاتھ یا کسی دوسرے عضو سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

بوسنیا کی جنگ

1993ء میں بوسنیا میں جنگ کے دوران امداد کی فراہمی ہیومینیٹی فرسٹ کو درپیش پہلا بڑا چیلنج تھا۔ چنانچہ متواتر چار سال تک ہیومینیٹی فرسٹ نے جنگ زدہ علاقوں میں شدید مشکلات کے باوجود خدمات سرانجام دیں۔ اقوام متحدہ نے بوڑھے اور بیمار لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی ذمہ داری بھی ہیومینیٹی فرسٹ کے سپرد کی۔ امدادی سامان کی فراہمی ان ہمسایہ ممالک میں بھی یقینی بنائی گئی جہاں بوسنین مہاجرین پناہ گزین تھے۔ اسی طرح کاسووو (Kosovo) کے مہاجرین کے لئے خدمات فراہم کرنے میں ہیومینیٹی فرسٹ خدا کے فضل سے سب سے آگے رہی اور البانیہ کے دور دراز پہاڑی علاقوں میں متاثرین کو امداد فراہم کرنے کے لئے دن رات کام کیا گیا۔ بحالی امن کے بعد UNHCR اور CARE کے ساتھ مل کر کاسووو کے مہاجرین کو واپس ان کے ملک پہنچانے میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ نے نمایاں کام کیا۔

تعلیمی خدمات

ہیومینیٹی فرسٹ کے پروگرام "H.F. Educational Services" کے تحت پسماندہ لوگوں کو تعلیم کی نعمت سے روشناس کرانے کے لئے کئی پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔ گیمبیا میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ 28 ایکڑ زمین پر ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اگلے مرحلے میں سکول کو بڑا کرنا، ایک یتیم خانہ قائم کرنا اور مختلف ہنر سکھانے کے لئے ایک ادارے کا قیام کرنا ہے۔

سکالرشپ سکیم کے تحت سینئر سیکنڈری سکول کے طلباء اور گریجویٹ طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں تاکہ انہیں فیسیں دینے، یونیفارم خریدنے یا کتابیں خریدنے میں دقت نہ ہو۔ اس پروگرام پر مشرقی و مغربی افریقہ اور جنوبی امریکہ کے بعض ممالک میں کام ہو رہا ہے۔

افریقہ میں بورکینا فاسو، سیرالیون، بینن، گھانا اور گیمبیا میں کئی تربیتی مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ جہاں کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم دی جا رہی ہے۔ نیز کمپیوٹر ہارڈویئر کی تعلیم کے لئے سپیشلسٹ انگلینڈ سے بھجوائے جاتے ہیں۔ ان اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے کئی طلباء اب نہایت اچھی جگہوں پر ملازمتیں بھی کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں عورتوں کو ڈیزائننگ اور سلائی وغیرہ کی تربیت دینے کے لئے بھی کام کیا جاتا ہے اور ٹریننگ مکمل ہونے پر سلائی مشینیں بھی مہیا کی جاتی ہیں تا عورتیں روزی کما سکیں۔

سماجی میدان میں خدمات

ہیومینیٹی فرسٹ بعض ترقی یافتہ ممالک میں بھی مستحق افراد کی مدد میں سرگرم عمل ہے۔ برطانیہ میں ''ایک خاندان کی نگہداشت'' پروگرام کے تحت باقاعدہ امداد مہیا کی جا رہی ہے۔ اس منصوبے کے تحت گیمبیا، بورکینا فاسو اور سیرالیون میں بھی کام ہو رہا ہے۔

تحفہ بینائی

اس پروگرام کے تحت ہیومینیٹی فرسٹ اپنے رضا کاروں کی مدد سے آنکھوں کے امراض خصوصاً موتیا اور آنکھ سے پانی بہنے کی تکلیفوں کے لئے علاج معالجے کی سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے۔ سیرالیون میں اس سلسلے میں ایک ہزار سے زائد افراد کا علاج کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں ہیومینیٹی فرسٹ کو سیرالیون میں مقامی ڈاکٹروں کا تعاون بھی حاصل ہے۔

افریقہ کے کئی ممالک میں امدادی قافلے اور سامان بھجوانے کا سلسلہ بھی جاری و ساری ہے۔ پچھلے چند سالوں میں ضرورت مند لوگوں کے لئے روزمرہ ضرورتوں سے متعلق کئی ٹن سامان مہیا کیا جاچکا ہے۔ عارضی گھروں کی تعمیر میں استعمال ہونے والا میٹیرل بھی مہیا کیا جارہا ہے۔ اسی طرح اچھے، معیاری نئے اور پرانے کپڑے اور جوتے بھی مہیا کئے جارہے ہیں۔

سیرالیون، لائبیریا، بینن، ٹوگو، گنی بساؤ، بورکینا فاسو، یوگنڈا اور گیمبیا میں مستقل طور پر طبی آلات اور کمپیوٹر کے آلات بھی مہیا کئے جارہے ہیں۔

یتامیٰ کی نگہداشت

ہیومینیٹی فرسٹ کے مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد یتامیٰ کی امداد اور ان کو ان کے پاؤں پر کھڑا کرنا ہے تاکہ وہ معاشرے کے مفید رکن بن سکیں۔ اس سلسلے میں خصوصیت کے ساتھ مغربی افریقہ اور جنوبی امریکہ میں کئی ایک پروگراموں پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔

پانی۔ زندگی بخش نعمت

ترقی پذیر اور پسماندہ علاقوں میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد پینے کے صاف پانی کی نعمت سے محروم ہے۔ جس کے نتیجے میں ہزاروں سینکڑوں افراد پانی سے پیدا ہونے والے امراض کا شکار ہوجاتے ہیں۔

چنانچہ مغربی افریقہ کے دوردراز علاقوں میں ہیومینیٹی فرسٹ نے بڑے واٹر پمپس لگانے کا ایک پروگرام شروع کیا۔ جس پر کامیابی سے عمل ہورہا ہے اور کئی ایک جگہوں پر یہ واٹر پمپس لگائے گئے ہیں۔ ایک واٹر پمپ تقریباً چارصد افراد کے لئے صاف پانی مہیا کرسکتا ہے۔ ان واٹر پمپس کی بدولت ان لوگوں کی مشقت میں کمی آئی ہے جنہیں دور دور سے لمبی مسافت طے کرکے سر پر بھاری بوجھ اٹھا کر پانی لانا پڑتا تھا۔

ایسے احمدی احباب جو ہیومینیٹی فرسٹ کے پروگراموں میں عطیات دینے کے خواہش مند ہوں۔ فون نمبرز 0044-208-4170082 اور فیکس نمبر 0044-208-4170110 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

(یہ مضمون ہیومینیٹی فرسٹ کے تعارفی پمفلٹ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے)۔

عشق آباد............اشک آباد

یہ شہر دسمبر 1991ء میں سوویت یونین کے ٹوٹنے سے وسط ایشیائی مسلم ملک ترکمانستان کا دارالحکومت ہے۔ اسے ہمارے اردو اخبارات اشک آباد لکھتے رہے (بلکہ بعض اب بھی لکھ رہے ہیں) مگر نوآزاد وسط ایشیائی ممالک اور پاکستان، افغانستان، ایران اور آذر بائیجان پر مشتمل تنظیم ''ایکو'' کی بنیاد ڈالی گئی تو ایک باخبر صحافی نے ترکمانستان سے واپس آکر اپنے کالم میں لکھا تھا کہ اس کے دارالحکومت کا درست نام عشق آباد ہے کیونکہ مقامی باشندوں (ترکمانوں) نے اس کے معنی ''محبت کا شہر'' بتائے تھے، لہٰذا یہ اشک آباد (آنسوؤں کا شہر) نہیں ہوسکتا۔

تبصرہ

سیرت وسوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین

رفیق حضرت مسیح موعود

مصنف: مکرم حنیف احمد محمود صاحب
ناشر: آر ڈی احمد۔ اسلام آباد
مطبع: شیخ طارق محمود پانی پتی، بلیک ایرو پرنٹرز۔ لاہور
صفحات: 529

حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق اور عشاق میں سے تھے۔ آپ لاہور کے ایک عالم اور معزز ''خلیفہ'' خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خاندان اپنے جدّ امجد کی سرکردگی میں بصرہ عرب سے ہجرت کرکے ہندوستان میں وارد ہوا۔ اس خاندان کا ایک حصہ بمبئی میں بس گیا اور دوسرے حصہ نے لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔

اس خاندان میں پیری مریدی کا سلسلہ قائم تھا علم وفضل میں بھی اس خاندان کا شہرہ تھا اور حفظ قرآن عام تھا اور ایک سلسلہ دینی علوم کی ترویج کا شروع کر رکھا تھا۔ حضرت خلیفہ رشیدالدین کے والد ماجد خلیفہ حمیدالدین صاحب نے انجمن حمایت اسلام کی بنیاد رکھی اور اس انجمن کے تمام ادارے آپ کے عہد میں قائم ہوئے۔ ان کے چار بیٹوں اور دو بیٹیوں میں سے صرف حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب کو احمدیت کے نور سے وافر حصہ ملا۔

مکرم ومحترم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے محنت اور لگن کے ساتھ حضرت خلیفہ صاحب کی سیرت و سوانح پر ایک خوبصورت کتاب تصنیف کی ہے اور حضرت خلیفہ رشیدالدین صاحب اور آپ کے خاندان کے بارے میں بہت سا قیمتی مواد اکٹھا کیا ہے جو آئندہ نسلوں کے لئے بطور نمونہ کام آئے گا۔ زیر تبصرہ کتاب کو 20 ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور ایک خاص ترتیب سے آپ کے سیرت وسوانح کو سمویا گیا ہے۔

حضرت خلیفہ رشیدالدین صاحب کی پیدائش 1866ء میں اندرون موچی دروازہ لاہور میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بزرگوں اور آبائی مدرسہ میں حاصل کی۔ خاندانی روایت کے مطابق آپ نے حفظ قران کیا۔ سکول کی تعلیم کے بعد آپ نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اسی تعلیم کے دوران آپ کو حضرت مسیح موعود کی خبر ملی۔ ایام طالب علمی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی بصیرت دی کہ آپ نے اپنے والد محترم سے ذکر کیا اور اجازت حاصل کرکے فوراً بیعت کرلی۔ اس بیعت کے بعد آپ کے گھر اور باہر دونوں اطراف سے سخت مخالفت ہوئی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب حضرت مسیح موعود کے اولین رفقاء میں سے تھے۔ 12 حواریوں میں شامل ہونے کے علاوہ آپ کا نام 313 والی فہرست میں 161 نمبر پر درج ہے۔

آپ جوانی کی عمر سے ہی نہایت متقی اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ کالج میں تمام لوگ ان کی عزت ان کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے کرتے تھے۔ باوجود معقول آمدن پانے کے ہمیشہ متوکلانہ زندگی بسر کی۔ آپ تمام دینی اوصاف کے پھولوں کا گلدستہ تھے۔ جس کی خوشبو سے معاشرہ مہکتا تھا۔ آپ صاف دل اور ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے، ہر ایک کے دکھ اور درد میں شریک ہوتے اور حتی المقدور غرباء اور مساکین کی امداد کرتے۔ خلفائے احمدیت کے ساتھ بہت محبت اور اخلاص تھا اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ تو عشق تھا۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کے بارے میں فرمایا خداتعالیٰ نے ان کو بہت اخلاص دیا ہے اور ان میں اہلیت اور زیرکی بہت ہے۔

آپ کو قرآن کریم سے از حد محبت تھی، خاندان سے یہ محبت ورثہ میں ملی تھی، آپ حافظ قرآن تھے۔ عین جوانی کے عالم میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے کے بعد قرآن کریم سے محبت اور بڑھ گئی۔ آپ قرآن کریم کو بغور پڑھتے اور اس کی تہہ میں چھپے نایاب اور بے بہا گوہر تلاش کرنے میں لگے رہے۔ آپ ایک علم دوست شخصیت تھے اور عمر بھر دینی علوم کے فروغ میں لگے رہے۔

حضرت مسیح موعود کو اس درویش صفت انسان سے بے پناہ محبت تھی جس کا اظہار خطوط اور ملاقاتوں میں ہوتا رہا۔ آپ نے ملازمت چھوڑ کر دہلی میں پریکٹس کرنا چاہی مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ کو قادیان آنے کے لئے فرمایا تو آپ 1911ء میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان آگئے اور ساری عمر سلسلہ کی خدمت میں بسر کردی۔

آپ ایک کامیاب ایڈمنسٹریٹر کے ساتھ ساتھ منجھے ہوئے مقرر بھی تھے۔ آپ کی طبی خدمات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ایک سرکاری ملازمت میں خدمات اور دوم جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں میں بغیر کسی معاوضہ کے خدمات سرانجام دیں۔ اس دوران خاندان حضرت مسیح موعود، خلفاء سلسلہ اور اہم شخصیات کا علاج کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ ان تمام طبی خدمات سے بڑھ کر آپ کے لئے سب سے بڑا اعزاز حضرت مسیح موعود کا علاج اور ان کو طبی مشورے دینا تھا۔ حضرت مسیح موعود آپ کے علاج کو بھی خاص قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً آپ سے ادویات بھی منگوایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ڈاکٹر صاحب کی خدمات دینیہ کا وافر موقعہ دیا اور اس سلسلہ میں آپ کو اہم عہدوں پر کام کرنے اور مختلف اہم کمیٹیوں میں نمائندگی کا اعزاز حاصل رہا حضرت ڈاکٹر صاحب نے دیگر قربانیوں کے ساتھ مالی قربانیوں میں بھی جماعت میں نام کمایا۔ آپ بہت بڑے داعی الی اللہ بھی تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دعوت الی اللہ آپ کی فطرت کا حصہ ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کا روحانی تعلق تو حضرت مسیح موعود سے روز افزوں ترقی کر ہی رہا تھا۔ 1902ء میں اپنی بڑی بچی مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (ام ناصر) کا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب سے کرکے جسمانی رشتہ بھی قائم کرنے کی سعادت ملی۔

آسمان احمدیت پر پوری آب وتاب سے چمکنے والا یہ ستارہ مختصر سی علالت کے بعد یکم جولائی 1926ء کو انتقال کرگیا۔ آپ نے دو شادیاں کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دو بیویوں سے اولاد عطا کی جس نے دین ودنیا میں نام پیدا کیا۔

مکرم حنیف محمود صاحب نے اس کتاب میں مکتوبات حضرت مسیح موعود بنام حضرت ڈاکٹر صاحب کا عکس بھی شائع کیا ہے جو ایک قیمتی خزانہ سے کم نہیں۔

کتاب کے آخر میں 22 صفحات میں حضرت ڈاکٹر صاحب کی انگریزی میں سیرت از قلم مکرم فیروز محی الدین قریشی صاحب بھی شامل کی گئی ہے۔ مصنف کی یہ 17 ویں کتاب ہے جو منظر عام پر آئی ہے۔ بلاشبہ یہ ایک نادر کتاب ہے جو احباب جماعت کے لئے بیش قیمت تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کے نیک اثرات ظاہر ہوں۔

(ایف۔ شمسؔ)

نصرت الٰہی

مکرمہ خدیجہ بیگم زینب صاحبہ بیان کرتی ہیں۔

ایک دفعہ موسمی تعطیلات میں اباجی حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنی پھوپھی سے ملنے اپنے گاؤں جا رہے تھے۔ میں چونکہ بالکل چھوٹی تھی۔ اس لئے میرے لئے دودھ کی ضرورت تھی۔

مجھے اباجی نے بتایا کہ میں اور تمہاری والدہ راستہ میں یہ کہتے ہوئے جارہے تھے۔ کہ تمہاری بیٹی ہے۔ تم اس کے لئے دودھ مانگنا چونکہ وہاں بہت رات گئے پہنچنا تھا۔ اس لئے ان لوگوں کی تکلیف کے خیال سے ہم میں سے کوئی بھی دودھ مانگنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اتنے میں پھلروان اسٹیشن آگیا۔ جو نیا نیا تعمیر ہونے کی وجہ سے بالکل ویران تھا۔ یہاں سے گاؤں قریباً تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی۔ کہ ایک آدمی بھینس لئے ہمارے پاس سے گزرا۔ اور آواز دی کہ کسی کو بھینس کا دودھ چاہئے۔ اور میں نے دودھ خرید لیا۔ اس طرح خداتعالیٰ نے غیب سے ہماری نصرت فرمائی۔ اور جنگل میں ہمارے لئے دودھ کا انتظام کردیا۔

(سیرت شیر علی ص 169)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضروری اعلان برائے واقفین نو

(1) ایسے واقفین نو اور واقفات نو جو کسی میڈیکل یا ڈینٹل کالج میں زیر تعلیم ہوں فوری طور پر اپنے درج ذیل کوائف سے وکالت وقف نو کو مطلع فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ حوالہ نمبر۔ موجودہ ایڈریس۔

معہ فون نمبر کونسے سال اور کس ادارہ میں زیر تعلیم ہیں۔

کب تک اپنی تعلیم مکمل کر کے خود کو خدمت دین کیلئے پیش کر سکیں گے۔

(2) کتب حضرت مسیح موعود اور دیگر کتابوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کیلئے جماعت کو ایم۔اے انگلش مخلصین کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایسے واقفین نو جو ایم۔اے انگلش کرنا چاہتے ہوں فوری طور پر اپنے درج ذیل کوائف سے وکالت وقف نو کو مطلع فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ حوالہ نمبر۔ موجودہ ایڈریس۔

معہ فون نمبر۔ موجودہ تعلیمی صورت حال۔

کب تک ایم۔اے انگلش کر کے خود کو خدمت دین کیلئے پیش کر سکتے ہیں۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

میڈیکل کے احمدی طلبہ متوجہ ہوں

پاکستان بھر کے تمام میڈیکل کالجز میں زیر تعلیم تمام احمدی طلباء وطالبات خواہ وہ کہیں بھی زیر تعلیم ہوں کے کوائف کی فوری ضرورت ہے اس لئے ان تمام احمدی طلباء وطالبات سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت تعلیم کو آگاہ کریں۔

1۔ نام (طالب علم / طالبہ علم)
2۔ ولدیت مع ایڈریس گھر۔
3۔ کالج کا نام
4۔ کونسے سال میں زیر تعلیم ہیں۔
5۔ ٹیلی فون نمبر (اگر ہے تو)

پتہ: دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ فون 047-6212473

ولادت

مکرمہ شوکت محمودہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں 11 ستمبر 2006ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام شافیہ اسد عطا فرمایا ہے جو مکرم محمد رفیق طارق صاحب آف لندن کی پوتی اور مکرم مسعود احمد خان صاحب شیخوپورہ کی نواسی ہے بچی کی صحت، باعمر اور خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

مکرمہ ناہید فاطمہ صاحبہ ہیلاں تتہ پانی کوٹلی آزاد کشمیر تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام ناہید اختر سے تبدیل کر کے ناہید فاطمہ رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شریف احمد کلو صاحب ٹورانٹو کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔ کہ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمود احمد کلو صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 431 ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 3 ستمبر 2006ء بروز اتوار لاہور میں وفات پا گئے۔ عمر قریباً 78 سال تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ 4 ستمبر 2006ء کو بعد نماز ظہر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مکرم قیصر محمود قریشی صاحب نے پڑھائی۔ بعدۂ عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ بعد تدفین مکرم مظفر احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم مہمان نواز پابند صوم وصلوٰۃ اور خوش اخلاق تھے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم اختر حسین صاحب وڑائچ دارالرحمت شرقی ربوہ کے خسر تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بہترین وہ ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو، نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصے سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ عاشروھن بالمعروف ہاں اگر وہ بےجا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے''۔

(ملفوظات جلد اول ص 404,403)

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

مشہور سائنسدان

کلاڈ برنارڈ

1813ء تا 1878ء

برنارڈ کا باپ ایک غریب اور محنتی شخص تھا۔ اس کا پیشہ شراب کی کشید تھا۔ چونکہ برنارڈ کا تعلق ایک غریب گھرانے سے تھا، اس لئے اس کا سلسلہ تعلیم جاری نہ رہ سکا اور وہ لیوں میں ایک دواساز کا شاگرد ہو گیا۔ اس کو گھٹیا قسم کا کام کرنے کے لئے کہا جاتا تھا اس لئے وہ اکتا جاتا تھا، لیکن درحقیقت اس کی منزل اپنے پیچدار راستوں کے ذریعے اسے مستقبل میں ایک سائنسدان کی حیثیت سے تیار کر رہی تھی۔

جگر کے گلائکوجنی عمل کی دریافت کو عموماً برنارڈ کی عظیم ترین کاوش سے تعبیر کیا جاتا ہے تاہم یہ ایک وسیع اور بنیادی حیاتیاتی تصور تھا جو اس نے اپنے تجربات سے اخذ کیا اور اس سے اس کی ذہانت عیاں ہوتی ہے۔ اسی دریافت کی بدولت اسے ''بانیٔ تجرباتی فزیالوجی'' کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ ہر نئے تجربے میں وہ جسم کے کام کرنے والے تمام حصوں کے درمیان پائے جانے والے حرکی توازن سے بہت متاثر ہوتا تھا۔ کلاڈ برنارڈ جگر پر اپنے مطالعات سے بہت مطمئن تھا اور ان کو اس نے ``Vertible Little Chemical Laboratary`` کا نام دیا کیونکہ جسم میں اندرونی طور پر پائی جانے والی یہ ہم آہنگی نہ صرف نظام عصبی کے کنٹرول اور باہمی تعلق کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی بلکہ جسم کے مختلف حصوں میں پیدا ہونے والے اندرونی افرازات کی وجہ سے بھی تھی جو مختلف جسمانی سیاگوں میں شامل ہوتے تھے۔

برنارڈ کہا کرتا تھا کہ اگر کوئی فزیالوجسٹ بننا چاہے تو اسے زیادہ تر وقت تجربہ گاہ میں گزارنا چاہئے لیکن اس کے زمانے میں تجربہ گاہیں طبی سکولوں کے بے رونق، ٹھنڈے اور نمدار تہہ خانوں میں بنائی جاتی تھیں۔ ان تجربہ گاہوں کا ماحول اور فضا اس قدر غیر صحت مندانہ ہوتی تھی کہ اکثر تجرباتی جانور اس سے متاثر ہوتے تھے۔ عام طور پر ان تجربہ گاہوں کو سائنسدانوں کے ''مزار'' کہا جاتا تھا۔ چونکہ تجربہ گاہوں کا ماحول غیر صحتمندانہ ہوتا تھا، اس لئے برنارڈ کی صحت بھی زیادہ دیر تجربہ گاہ میں رہنے اور زیادہ کام کرنے کی وجہ سے خراب ہوئی۔ اس کے معالجین نے اسے پرزور نصیحت کی کہ وہ اپنے کام کی زیادتی میں کمی کرے کمل طور پر آرام کرے مگر وہ آرام نہ کر سکا اور ایک دن منوں مٹی کے نیچے جا سویا۔

میر تقی میر

اردو غزل کا دوسرا نام میر تقی میر ہے۔ غزل پر میر کی شخصیت کے اتنے گہرے سائے پڑے کہ میر کا مزاج، غزل کا مزاج بن گیا اور میر کا لہجہ غزل کا لہجہ قرار پایا۔ غزل میں محبت کے لہجے کی نرمی اور جذبات کی گرمی بھی میر صاحب ہی کا عطیہ ہے۔ ان کا انداز گفتار ہماری اس صنف سخن کو اس قدر راس آیا کہ آج تک ان کے شیوۂ گفتار کی دھوم ہے۔

میر تقی میر کا اصل نام محمد تقی تھا۔ وہ 1722ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے درویش صفت والد علی متقی اور چچا سید امان اللہ سے حاصل کی۔ والد کے انتقال کے بعد تلاش معاش کے سلسلہ میں دہلی کا رخ کیا۔ جہاں کئی امراء میر کے والد سے گہری عقیدت رکھتے تھے انہوں نے درویش زادے کا کافی خیال کیا۔

رفتہ رفتہ میر کی شاعری اور ان کی مقبولیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے جن افراد سے کسب فیض کیا ان میں ان کے سوتیلے ماموں خان آرزو اور سعادت امروہوی کے نام خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب سلطنت مغلیہ کا سورج آہستہ آہستہ غروب ہو رہا تھا۔ سماجی اور اخلاقی اقدار بدل رہی تھیں۔ رئیسوں کی وضع داریاں اور شریفوں کی خود داریاں قائم نہ رہ سکی تھیں۔ یہ حالات میر جیسے نازک مزاج شاعر کی زندگی پر بھی اثر انداز ہوئے۔

میر نے اپنی طویل زندگی میں بہت سے بادشاہوں نوابوں اور شاعروں کو ابھرتے اور ڈوبتے دیکھا، انہوں نے ایک زمانہ نہیں کئی زمانے دیکھے، دلی کے حکمرانوں کی بدنصیبی سے لکھنؤ کے نوابوں کی بزم آرائی تک سب ان کی نظر میں تھا۔ تاریخ ادب میں میر کے سوا کسی اور شاعر کو زندگی اور زمانے کا اتنا ہمہ گیر تجربہ اور تفصیلی مشاہدہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ سیاست و معاشرت کی بساط الٹنے اور سماجی قدروں کے بدلنے کے ساتھ میر خود نہ بدل سکے۔ البتہ خارجی اثرات ان کی شخصیت میں جذب ہوتے رہے اور اشعار میں ڈھلتے رہے۔

میر تقی میر ایک طویل عرصہ دلی میں رہے اور گردش لیل ونہار کا تماشہ دیکھتے رہے۔ مختلف لشکروں میں بھی قسمت آزمائی کی۔ پھر لکھنؤ سے نواب آصف الدولہ نے انہیں یاد کیا تو وہاں چلے گئے اور باقی زندگی وہیں بسر کی اور 20 ستمبر 1810ء کو وفات پائی۔

میر نے غزلوں کے چھ دیوان اور متعدد مثنویاں بطور یادگار چھوڑیں۔ اس کے علاوہ خودنوشت سوانح عمری ذکر میر اور فارسی میں اردو شعرا کا پہلا تذکرہ نکات شعراء بھی آپ کی یادگار ہیں۔

میر مر گئے۔ لیکن میر کی غزل کبھی نہیں مر سکتی۔ کسی نقاد نے سچ ہی کہا ہے ''اردو غزل کا ہر اچھا شعر میر کا شعر ہے، چاہے اسے کسی نے بھی کہا ہو''

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

مسئلہ کشمیر بھارتی وزیر اعظم من موہن سنگھ نے کہا ہے کہ جنرل مشرف کے ساتھ ملاقات میں مسئلہ کشمیر کا درمیانی راستہ نکالنے پر اتفاق ہوگیا ہے۔ کشمیر پر بھارت کا موقف ہے کہ سرحدوں میں تبدیلی ممکن نہیں پاکستان کنٹرول لائن کو سرحد قبول کرنے پر تیار نہیں ۔ اس تضاد کے باعث درمیانی راستہ نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ خود کو کشمیر کے مسئلے کے حل کیلئے وقف کر دیا ہے۔ مشرف سے مذاکرات کیلئے امریکہ کا دباؤ نہیں تھا۔ پاکستان سے مل کر دہشت گردی کا مقابلہ کرینگے۔

عبوری حکومت قائم کی جائے اے آر ڈی اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے مطالبہ کیا ہے کہ صوبائی خود مختاری اور پارلیمنٹ کی بالادستی کیلئے عبوری حکومت قائم کی جائے۔ ملک شدید سیاسی بحران کا شکار ہے۔ امن وامان کا مسئلہ سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ اکبر بگٹی کے قتل کی وجوہات سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔

دنیا بھر میں پوپ کے خلاف مظاہرے

اسلام اور نظریہ جہاد کے خلاف پوپ کے بیان پر دنیا بھر میں احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ احتجاجی مظاہروں میں پوپ کے پتلے اور امریکہ و جرمنی کے پرچم نذر آتش کئے گئے۔ ایران میں ویٹی کن کے سفیر کو طلب کر کے شدید احتجاج کیا گیا اور کہا گیا کہ پوپ کی معذرت ان کے بیان کا ازالہ نہیں کر سکتی۔ الہ آباد (انڈیا) میں چرچ کے سامنے مظاہرہ کیا گیا اور پوپ کا پتلا جلایا گیا۔ مقبوضہ کشمیر میں تمام تعلیمی ادارے دکانیں اور کاروباری مراکز احتجاجاً بند رہے۔ جکارتہ اور بصرہ میں سینکڑوں افراد نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ملائیشیا نے کہا ہے کہ پوپ کی جانب سے معافی نہ مانگنے تک احتجاج جاری رہے گا۔ مفتی اعظم سعودی عرب نے کہا ہے کہ صرف مسلمانوں نے ہی نہیں بلکہ حضرت داؤدؑ اور حضرت موسیٰؑ کے پیروکاروں نے بھی جہاد کیا۔ دریں اثناء فلسطین کے اسماعیل حانیہ نے چرچ پر حملے کی مذمت کی ہے۔

رمضان میں قیمتوں پر کنٹرول وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ رمضان میں قیمتوں پر کنٹرول کیلئے صوبے پرائس مجسٹریٹوں کو متحرک کریں صوبائی حکومتیں ماہ مقدس میں عوام کو ضروری اشیاء سستے داموں فراہم کرنے کیلئے موثر اقدامات کریں۔

صومالیہ کے صدر پر قاتلانہ حملہ صومالیہ کے عبوری صدر قاتلانہ حملہ میں بال بال بچ گئے جبکہ ان کے بھائی 5 محافظوں اور 6 حملہ آوروں سمیت 11۔ افراد ہلاک ہوگئے۔

ایران اور وینز ویلا میں 29 معاہدے

ایران کے صدر محمود احمدی نژاد اور وینز ویلا کے صدر ہوگو شاویز نے تیل کی تلاش اور کاروں کی پیداوار سمیت 29 معاہدوں پر دستخط کئے۔ صدر وینز ویلا نے کہا کہ ایران کے ساتھ ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کا معاہدہ ممکن ہے اور وقت آ گیا ہے کہ اسلام کو برا بھلا کہنا چھوڑ دیا جائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20 ستمبر

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	6:11

کیمپ برائے فری ٹیسٹ

نور العین مرکز عطیہ خون میں مورخہ 23 ستمبر 2006ء کو صبح 9 بجے تا ایک بجے دوپہر ایک کیمپ میں منعقد کیا جا رہا ہے جس میں شوگر اور کولیسٹرول کے فری ٹیسٹ کئے جائیں گے۔ خواتین وحضرات استفادہ کر سکتے ہیں۔

(ڈاکٹر عبداللہ پاشا نگران مرکز عطیہ خون)

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا
دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا -
منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے -
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

حکیم منور احمد عزیز سے یقینی ملاقات
جمعہ - ہفتہ - اتوار
دار الفتوح گلی نمبر 1 ربوہ فون: 047-6214029

بہترین مردانہ ورائٹی، گل احمد لٹھا کاٹن، بوسکی کھدر، کرنڈی
تمام ورائٹی نمبرون کوالٹی میں موجود ہے -
ریٹ میں فرق کی صورت میں مال واپس ہوسکتا ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6550796

C.P.L 29-FD